

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نورے عالم

صبا بلوچ

قسط نمبر 1

اسلام آباد کے علاقے میں موجود ایک بڑے سے بنگلے جیلانی ہاؤس کے سامنے گاڑی اکر رکی تھی عالم

جیلانی کے ہارن دینے پر چوکیدار نے جلدی سے گیٹ کھولا تھا گاڑی جیسے جیلانی ہاؤس انٹر ہوئی

گاڑی کی آواز سن کر سب ملزم چوکنہ ہوئے تھے عالم جیلانی کے غصہ سے سب کی جان جاتی تھی عالم

جیلانی نے گاڑی کو بریک دی اور سیٹ بیلٹ کھولا گاڑی سے باہر نکلا دراز قد سنہری سلکی بال ماتھے پر

کھنی سلوٹے کھڑی ناک گلابی ہونٹ سرخ آنکھیں جیسے نیند سے بوجھل وہ بے حد خوبصورت اور بلا کا

مغرور تھا اور بلیک کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا اڈ میں ہاتھ میں بلیک گھڑی پہنی کسی ریاست کے شہزادے

سے کم نہیں لگ رہا تھا

~~~~~

شام کے 6 بج رہے تھے نور کھانا بنانے کچن میں گھٹی تھی وائٹ شلوار اور ریڈ کمیز پہنے اور سر پر سلیکے سے ڈوپٹا پہنے ہوئی

تھی بڑے سے سلکی بال کیچر میں قید تھے اور کلائی میں کانچ کی ریڈ چوڑیاں پہنی ہوئی کیوں کے اسے چوڑیوں سے عشق

ہے وہ چوڑیاں ایمان نے اسے دی تھی اس میں کچھ تو ٹوٹ گئی باقی کچھ بچی تھی نور نے شبنم بیگم کی اواز سن کر نور کے ہاتھ

کانپ گئے منحوس اب تک کھانا نہیں بنایا ایمان کو کتنی بھوک لگی ہے تمہارا چاچا بھی کام سے آنے والا ہے چاچی جان نور نے

دبی اواز میں کھابس تھوڑی دیر میں بن جائے گا تب تک چاچا جان بھی اجائیں گھڑیں بس بس شبنم بیگم نے نور کو ڈانٹ

کے کھا جلدی جلدی ہاتھ کیوں نہیں چلاتی ایمان کب سے بھوکی ہے کھانا بنا کر ایمان کے کپڑے استری کر دیں دینا جی چچی

جان نور رو بھی رہی تھی اور کھانا بھی بنا رہی تھی اور اتنے میں گھر کی ڈور بیل بجی نور نے کچن سے نکل جا کر دروازہ کھولا تو

سامنے چچا جان کھڑے تھے نور نے چچا جان کو سلام کیا السلام وعلیکم چاچا جان سلام کا جواب دے کر ندیم صاحب گھر کے

اندراے تو نور نے دیکھا کہ چچا جان کے ہاتھوں میں دو گفٹ تھے چچا جان آپ کے ہاتھ میں کیا ہے نور بیٹا گیس کرو کہ

میرے ہاتھ میں کیا ہے چاچا جان ریڈ کلر کی چوڑیاں۔۔۔ نہیں بیٹا کچھ اور سوچو۔۔۔ چاکلیٹ نور نے جھٹ سے کھا آپ کو

کیسے پتہ چلا۔۔۔ کیونکہ میں اپنے چچا جان کو بہت اچھی طرح سمجھتی ہوں اسی لئے مجھے پتہ چلا جاتا ہے نور نے مسکرا کر کہا

۔۔۔ جی بیٹا یہ لو ایک تمہارے لیے اور ایک ایمان کے لیے چاکلیٹ لے کر نور ایمان کے کمرے میں بھاگنے ہی والی تھی کہ

پیچھے سے ندیم صاحب نے کہا تھینک یو کون بولے گا بیٹا نور اپنے ماتھے پہ ہاتھ مار کے کہا اور سوری سوری پھر بھاگ کر چاچا

جان کے گلے لگ کر تھینک یو بولا پھر چچا جان نے نور کے ماتھے پر بوسہ دیا اور کہا اب جا کر اپنی ایمان اپنی کو چاکلیٹ دے کر

اؤ نور چاکلیٹ لے کر ایمان کے کمرے میں بھاگ گئی چچا جان یہ دیکھ کر مسکرایا.....

تیمور صاحب آج کا دن بہت خوبصورت ہے آج ہماری نور کا۔۔ نور نے جلدی سے کہا برتھ ڈے ہے نا ماما نور آپ کو کیسے

پتہ چلا کہ آج آپ کی برتھ ڈے ہے اور ہم اسے منانے باہر جارہے ہیں کیونکہ بابا نے مجھے پہلے ہی بتایا اور گفٹ بھی دے دیا

تھا اور سحر صاحبہ تیمور صاحب کو دیکھ رہی تھی اچھا آپ نے نور کو گفٹ بھی دے دیا اور بتا بھی دیا جی کیونکہ میں اپنی پرنسز

سے کچھ نہیں چھپاتا ٹھیک ہے آپ کو گفٹ پسند تو آیا نا نور

جی ماما مجھے لال کلر کی چوڑیاں بہت پسند آئی تیمور صاحب دونوں کو باتیں کرتے دیکھ مسکرا رہے تھے اس وقت تیمور

صاحب کا فون بجا تیمور صاحب نے اپنے پوکیٹ سے موبائل نکالا اور کول ریسیو کی ہی تھی کے سامنے سے ایک بڑا سا ٹرک

تیمور صاحب کی گاڑی سے ٹکرایا گاڑی بل کہاتی روڈ پہ گری جس کی وجہ سے کار کے سارے شیشے تیمور صاحب اور اس کی

وائف کو جا کے لگے جس کی وجہ سے ان دونوں نے اپنی جان گواہ دی نور کو بھی چوٹیں آئی تھی جسکی وجہ سے وہ بے ہوش



تھے ندیم صاحب یہ بات سن کر رو پڑے اور پوچھا ڈاکٹر صاحب میری بھتیجی تو ٹھیک ہے جی ہم نے اس کا چیک اپ کیا ہے وہ

اب بالکل ٹھیک ہے اپ لوگ مل سکتے اور اس طرح نور ندیم صاحب کے گھر میں ہمیشہ کے لیے آگئی۔۔۔۔۔ ماضی ختم،

شدہ